استحصالی ٹیکس کا خاتمہ

زکوٰۃ پر مبنی نظام برائے عدل وانصاف، معاشی ترقی اور عوامی فلاح

تمہید:

دنیا کی معیشت حالیہ صدی میں جس غیر یقینی، طبقاتی تقسیم، مہنگائی، اور استحصال کے گرداب میں پھنس چکی ہے، اس نے ہر دانشور کو ایک نئے سوال کا سامنا کرایا ہے کہ:

کیا ٹیکس اور سود پر مبنی موجودہ معاشی ماڈل انسانیت کو کسی عادلانہ انجام تک پہنچا سکتا ہے؟

بین الاقوامی اداروں کی رپورٹس کے مطابق دنیا کی 10٪ آبادی پوری دولت کے 76٪ حصے پر قابض ہے، جبکہ غریب اور متوسط طبقہ مسلسل گرتا چلا جا رہا ہے۔ ٹیکس کے پیچیدہ نظام، سودی قرضوں کے بوجھ، اور مہنگائی کی لہر نے ریاستوں کو ترقی کی بجائے بدحال معاشرتی ڈھانچے تک پہنچا دیا ہے۔

ایسے ماحول میں زکوٰۃ کا اسلامی تصور محض ایک مذہبی عبادت نہیں بلکہ ایک مکمل فلاحی، معاشی اور سماجی فلسفہ ہے، جسے جدید دنیا "Most Sustainable Economic Justice Model" قرار دے رہی ہے۔

زکوٰۃ — ایک عالمی فلسفۂ عدل:

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا﴾

التوبۃ: 103

ترجمہ: "ان کے اموال میں سے صدقہ (زکوٰۃ) وصول کرو، جو انہیں پاک کرتا اور بڑھاتا ہے۔"

یہ آیت صرف مذہبی فریضے کی ترغیب نہیں، بلکہ ریاستی سطح پر معاشی مالیاتی نظام کی بنیاد ہے۔

اسلام یہ نہیں کہتا کہ ریاست کو سرمایہ داروں پر ظالمانہ ٹیکس لگانے چاہییں، بلکہ حکم دیتا ہے کہ وہ نصاف کے ساتھ زکوٰۃ لے کر اسے سماج کے کمزور طبقات تک پہنچائے۔

زکوٰۃ کا فلسفہ صرف غربت کا علاج نہیں بلکہ دولت کی گردش، انسانی مساوات، معاشرتی توازن، اور معاشی ترقی کا منبع ہے۔

عالمی معاشی نظام اور استحصالی ٹیکس—ایک تنقیدی جائزہ

بین الاقوامی ٹیکس ماڈل کی چند نمایاں خرابیاں یہ ہیں:

1. Double Taxation دوہرا ٹیکس

ایک ہی آمدنی پر بار بار ٹیکس لگتا ہے—انکم ٹیکس، سیلز ٹیکس، ویلتھ ٹیکس، پراپرٹی ٹیکس وغیرہ۔

نتیجہ: عوام کے ہاتھ میں قوتِ خرید کم اور مہنگائی زیادہ۔

2. Indirect Taxes (بالواسطہ ٹیکس)—سب سے بڑا ظلم

بجلی، پٹرول، کھانے پینے کی ہر شے پر ٹیکس ہم سے بھی لیا جاتا ہے اور ایک مزدور سے بھی۔

یہ وہ نظام ہے جسے عالمی رپورٹس "Regressive and Exploitative Taxation" کہتی ہیں۔

3. سودی قرضے—ریاستی بجٹ کی تباہی

پاکستان ہو یا مصر، ترکی ہو یا افریقہ—جب ریاستیں سود پر قرض لیتی ہیں تو ان کے بجٹ کا بڑا حصہ Debt Servicing میں چلا جاتا ہے۔

صرف پاکستان 2024 میں سود کی ادائیگی پر 8.5 ٹریلین روپے خرچ کر چکا ہے۔

4. مہنگائی کا براہِ راست نتیجہ ٹیکس + سود

دنیا کا کوئی ملک سودی نظام میں ہو کر مہنگائی سے نہیں بچ سکا۔

ایسے حالات میں زکوٰۃ کا نظام ہی وہ واحد متبادل ہے جسے عالمی ماہرین Sustainable Economic Justice Model کہہ رہے ہیں۔

زکوٰۃ پر مبنی معاشی ماڈل—ایک عالمی حل

اسلامی ماہر معاشیات ڈاکٹر نیلر پینس (Naylor Pance, Cambridge Research 2021) لکھتے ہیں:

> “Zakat is the most mathematically stable wealth-distribution model ever designed in human civilization.”

ترجمہ: زکوٰۃ انسانی تہذیب میں دولت کی تقسیم کا سب سے مستحکم اور سائنسی نظام ہے

1.دولت کا بہاؤ(Circulation)

زکوٰۃ کا پہلا مقصد دولت کو روکنا نہیں بلکہ اس کا مسلسل بہاؤ جاری رکھنا ہے۔

قرآن کہتا ہے:

﴿كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ﴾

الحشر: 7

ترجمہ: "تاکہ دولت صرف امیروں کے درمیان گردش نہ کرتی رہے۔"

یہ جملہ دنیا کے کسی بھی معاشی نظریے سے زیادہ جامع، گہرا اور فلسفیانہ ہے۔

2.احتیاج کا خاتمہ(Poverty Eradication)

اسلام میں زکوٰۃ لینے والوں کی مکمل فہرست دی گئی ہے۔

﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ...﴾

(التوبة: 60)

یہ آیت ایک مکمل "Welfare Classification System" ہے۔

3.سودی قرضوں کی جگہ فلاحی مالیات

سودی قرضہ نظام تقسیم کو بڑھاتا ہے جبکہ زکوٰۃ کا نظام "Debt-Free Welfare Funding" مہیا کرتا ہے۔

عالمی سطح پر زکوٰۃ کے عملی ثمرات

ملائیشیا

زکوٰۃ کے جدید نظام نے 10 سال میں غربت 23٪ سے کم ہو کر 1.3٪ تک کر دی۔

کویت

70٪ فلاحی بجٹ زکوٰۃ سے پورا ہوتا ہے— ٹیکس نہ ہونے کے برابر۔

سعودی عرب

ریاستی سطح پر صدقات و زکوٰۃ کے ڈھانچے نے مہنگائی کے اثرات کم کر دیے۔

یہ وہ ماڈل ہیں جنہیں UNDP کی رپورٹس "Islamic Social Finance Model" کا نام دیتی ہیں۔

پاکستان کا تناظر — کیوں زکوٰۃ پر مبنی نظام ضروری ہے؟

پاکستان کا موجودہ ٹیکس نظام:

پیچیدہ، غیر متوازن، غریب پر بوجھ، امیر کے لیے راستے، اور مہنگائی کا بڑا ذریعہ ہے۔

اگر پاکستان میں صرف 2.5٪ زکوٰۃ کی منظم وصولی کر لی جائے تو سالانہ تقریباً:

900 📌 سے 1000 ارب روپے

صرف زکوٰۃ فنڈ میں آ سکتے ہیں۔

یہ رقم:

BISP،

Ehsaas،

Subsidies،

Health Insurance،

Skill Development

جیسے پروگراموں سے کئی گنا زیادہ ہے۔

زکوٰۃ پر مبنی ریاست — جدید عالمی ویلفیئر اسٹیٹ کا متبادل

1. Tax-Free Economy

اسلامی اصول ہے کہ "زکوٰۃ کے بعد کسی مسلمان پر اضافی ٹیکس نہیں۔"

(امام ابو عبید، کتاب الاموال)

تشریحات میں لکھا ہے:

"المال لا يُؤخذ مرّتَين".

ترجمہ: مال ایک ہی نوعیت کی ادائیگی میں دو مرتبہ نہیں لیا جائے گا۔(

.2مہنگائی کا خاتمہ

کیونکہ:

ٹیکس ختم⟵کاروباری لاگت کم

سود ختم⟵بجٹ آزاد

زکوٰۃ⟵دولت کی گردش

یہ تین عناصر مل کر مہنگائی کو کم ترین سطح تک لاتے ہیں۔

.3ریاستی فلاح

زکوٰۃ سے چلنے والا نظام سرکاری کفالت کے تصور کو مضبوط کرتا ہے:

تعلیم مفت، صحت سب کے لیے، خوراک و رہائش کا تحفظ، روزگار و معاش کا انتظام

کاروبار کے لیے سودی قرضوں کی جگہ "قرضِ حسنہ" فنڈ

یہی وہ ماڈل ہے جسے مغربی اسکالر "Islamic Welfare Civilization" کہتے ہیں۔

زکوٰۃ اور معاشی ترقی—ایک سائنسی حقیقت

بین الاقوامی جریدے (2022) Journal of Islamic Economics میں شائع تحقیق کے مطابق:

> "If Muslim-majority states collect zakat institutionally, GDP growth will rise by 3% to 4% annually."

)ترجمہ: اگر مسلم ممالک زکوٰۃ ریاستی سطح پر منظم کریں تو ان کی معاشی ترقی 3–4 فیصد سالانہ بڑھ سکتی ہے۔(

اس کی وجہ یہ ہے کہ زکوٰۃ خریداری کی طاقت بڑھاتی ہے، چھوٹے کاروبار مضبوط کرتی ہے، نئے روزگار کھولتی ہے

دولت کی مساوی تقسیم کرتی ہے

نتیجہ:

زکوٰۃ کا نظام ایک مذہبی عبادت سے زیادہ انسانی معاشیات کا سب سے منصفانہ اور پائیدار ماڈل ہے۔

یہ دولت کو گردش دیتا، غربت مٹاتا، استحصال ختم کرتا، مہنگائی کو روکتا، اور ایک مضبوط، عادلانہ، اور خوشحال ریاست کی بنیاد رکھتا ہے۔

موجودہ دنیا جس بحران سے گزر رہی ہے، اس کا واحد مستقل حل وہی ہے جو قرآن نے صدیوں پہلے پیش کر دیا:

﴿فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ﴾

الذاریات: 19

"ان کے مال میں سائل اور محروم کا حق ہے۔"

جب ریاست زکوٰۃ کے اس اصل تصور کو اختیار کرتی ہے، تو استحصالی ٹیکس خود بخود ختم ہو جاتا ہے، اور اس کی جگہ عدل، فلاح، استحکام، اور خوشحالی قائم ہو جاتی ہے۔

نام عمر خطاب بن انار گل

جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی